بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفضل بیداللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم بدھ
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۱۲ محرم ۱۳۹۰ھ، ۱۰ امان ۱۳۵۰ ہش، ۱۰ مارچ ۱۹۷۱ء | نمبر ۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ نے اِس سلسلہ کو کشف حقائق کیلئے قائم کیا ہے

بدُوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نُور پیدا نہیں ہو سکتا

"یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے۔ جو ان کی تعلیموں کو جو قصہ کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دیدیا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص ان قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پا سکتا جب تک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن شریف ہی کی یہ شان ہے کہ وہ اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَمَا ھُوَ بِالْھَزْلِ، وہ میزان، مہیمن، نُور اور شفاء اور رحمت ہے۔ جو لوگ قرآن شریف کو پڑھتے اور اُسے قصہ سمجھتے ہیں انہوں نے قرآن شریف نہیں پڑھا بلکہ اس کی بے حرمتی کی ہے ...... غرض میں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشف حقائق کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ بدوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نُور پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دُنیا پر ظاہر ہو۔ جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا ہے اس لئے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر۔

اب میں پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ قرآن شریف نے بہشت اور دوزخ کی جو حقیقت بیان کی ہے کسی دوسری کتاب نے بیان نہیں کی۔ اس نے صاف طور پر ظاہر کر دیا کہ اس دنیا سے یہ سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ۔ یعنی جو شخص خدا تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے واسطے دو بہشت ہیں۔ یعنی ایک بہشت تو اسی دُنیا میں مل جاتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا خوف اُس کو برائیوں سے روکتا ہے۔ اور بدیوں کی طرف دوڑنا دل میں ایک اضطراب اور قلق پیدا کرتا ہے۔ جو بجائے خود ایک خطرناک جہنم ہے لیکن جو شخص خدا کا خوف کھاتا ہے تو وہ بدیوں سے پرہیز کر کے اس عذاب اور درد سے تو دم نقد بچ جاتا ہے جو شہوات اور جذبات نفسانی کی غلامی اور اسیری سے پیدا ہوتا ہے اور وہ وفاداری اور خدا کی طرف جھکنے میں ترقی کرتا ہے جس سے ایک لذّت اور سرور اُسے دیا جاتا ہے اور یوں بہشتی زندگی اسی دنیا سے اس کیلئے شروع ہو جاتی ہے اور اسی طرح پر اس کے خلاف کرنے سے جہنمی زندگی شروع ہو جاتی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بیان کر دیا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۵۵-۱۵۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"ریڑھ کی ہڈی کے جو ٹکڑے دب گئے تھے وہ معمول کے مطابق مندمل ہو گئے ہیں"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۷ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایکسرے گذشتہ جمعرات (۴ امان) کو پھر لیا گیا جس سے پتہ چلتا تھا کہ ریڑھ کی ہڈی کے جو ٹکڑے دب گئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندمل ہو گئے ہیں۔ یہ ایکسرے لاہور اور راولپنڈی برائے طبی مشورہ بھجوائے گئے۔ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرجن میو ہسپتال لاہور اور ڈاکٹر کرنل محمود الحسن صاحب نے ایکسرے دیکھ کر یہی خیال ظاہر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہڈیاں معمول کے مطابق مندمل ہوئی ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے میں ابھی چار ہفتہ مزید کچھ احتیاط ضروری ہے۔ تاکہ ہڈیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل طور پر پختہ ہو جائیں۔

ربوہ ۸ امان۔ حضور ایدہ اللہ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا "طبیعت کل جیسی ہے"۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل شفایابی کے لئے بہت سوز اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کے لحاظ سے تو آجکل بہتر ہے مگر نزلہ کی تحریک بار بار ہو رہی ہے رات سے گلے میں درد اور سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

ربوہ ۹ امان۔ محترمہ قیصرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کچھ عرصہ سے پتہ کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں احباب جماعت درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے محترمہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ر امان ۱۳۵۵ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلّقوا باخلاق اللّٰہ

اسلام کا علم الاخلاق اپنی انفرادی خوبیوں میں تمام سلسلہ ہائے علم الاخلاق سے اس لحاظ سے بالا ہے کہ یہ اپنی بنیاد اللہ تعالیٰ کی صفات پر مبنی ہے فلسفیوں اور حکمائے اقوام نے اخلاق کے علم پر بہت خامہ فرسائی کی ہے مگر وہ اخلاق کی کنہ تک نہیں پہنچ سکے اور نہ اس امر کی وضاحت کر سکے ہیں کہ اخلاق ایک ارتقائی سلسلہ میں منسلک ہے اور اخلاقی تربیت میں ابتدا اور انتہا کے مدارج کس طرح باہم پیوستہ ہیں اور کس طرح ان کی پرورش ایک اعلیٰ علم کے طور پر کی جا سکتی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کو ایک فقرہ میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ اسلامی اخلاق حیوان سے انسان انسان سے بااخلاق انسان اور بااخلاق سے باخدا انسان بناتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے یہ محض اٹکل کے طور پر نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کی بنیاد قرآن کریم ہی کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین سے یہ ثابت ہے کہ انسان ان صفات کو اپنے اندر لے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے لئے ساری صفتیں سزاوار ہیں جو رب العلمین ہے۔ یعنی ہر عالم میں نطفہ میں مضغہ وغیرہ۔ سارے عالموں میں غرض ہر عالم میں۔ پھر رحمٰن ہے پھر رحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے۔ اب ایاک نعبد جو کہتا ہے تو گویا اس عبادت میں وہی ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت صفات کا پرتو انسان کو اپنے اندر لینا چاہیئے۔ کمال عبد انسان کا یہی ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے اور جب تک اس مرتبہ تک نہ پہنچ جاوے نہ تھکے نہ ہارے۔ اس کے بعد خود ایک کشش اور جذب پیدا ہو جاتا ہے جو عبادت الٰہی کی طرف لے جاتا ہے اور وہ حالت اس پر وارد ہو جاتی ہے جو یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ کی ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد معم ص ۱۳۲، ۱۳۳)

اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی چار صفات بتائی ہیں جو دراصل سلسلہ اخلاق کی چار کڑیاں ہیں سب سے پہلی صفت رب العالمین ہے یہ صفت ہر چیز کی پیدائش اور اس کی بتدریج پرورش سے تعلق رکھتی ہے اللہ تعالیٰ رب العلمین ہے پھر رحمانیت رحیمیت اور مالکیت ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوپر کے اقتباس میں یہی وضاحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ان چار صفات سے ہی اسلامی اخلاق کی بنیاد پڑتی ہے۔ اور انسان ان الٰہی صفات کو اپنائے جیسا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنایا تو اس کو علیٰ خلق عظیم کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اس جنت کا حقدار ہو جاتا ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ادخلی فی جنتی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں یہ واضح فرمایا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

محمدؐ ہے سردارِ عرب و عجم

رضا کا قلم ہے مرے ہاتھ میں
صفا کا علم ہے مرے ہاتھ میں

مجھے ہوش ہے یا نہیں ہوش ہے
مگر جامِ جم ہے مرے ہاتھ میں

محمدؐ ہے سردارِ عرب و عجم
عرب اور عجم ہے مرے ہاتھ میں

اذانِ بلال و نمازِ علی
یہ تیغ دو دم ہے مرے ہاتھ میں

پڑا حق پرستوں کا جس پر قدم
وہ خاکِ قدم ہے مرے ہاتھ میں

مری سانس میں ہے مسیحا کی سانس
فضائے اِرم ہے مرے ہاتھ میں

ہے دستِ کرم حق کا دستِ کرم
جو دستِ کرم ہے مرے ہاتھ میں

مجھے علم اشیاء ہُوا ہے عطا
رگِ کیف و کم ہے مرے ہاتھ میں

نہیں دُور تو تو ہے عرشِ بریں
دُعا کا قلم ہے مرے ہاتھ میں

اللہ تعالےٰ کی رہنمائی سے عرب جیسی وحشی قوم کی اس علمی طریق سے تربیت کی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ وحشی قوم ساری دنیا کی ہمیشہ کے لئے اعلیٰ اخلاق کی استاد بن گئی۔

آج تمام دنیا اس اعلیٰ سے عاری ہو چکی ہے اور مادہ پرستی نے اسے اسلامی اخلاقی اقدار سے محروم کر دیا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے تجدید و احیائے دین کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ اپنے اس وعدہ کے مطابق ایسے انسان پیدا کرتا رہتا ہے جو آنحضرت صلعم کے فیض سے اسلامی اخلاق کو اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں زندہ کرتے ہیں۔ چنانچہ بفحوائے حدیث نبوی (باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

اسلام کی صداقت کا ایک خاص نشان

(مکرم نصیر احمد صاحب از ناظم آباد کراچی)

"باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے۔ کہ انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا جو تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔ یہ پیشگوئی اتفاقی نہیں۔ بلکہ اس عاجز نے خاص اس مطلب کے لئے دعا کی۔ جس کا یہ جواب ملا۔ اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے۔ کاش وہ حقیقت کو سمجھتے۔ اور ان کے دل نرم ہو جاتے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۴۹)

اس اشتہار کے ساتھ حضرت اقدس نے یہ الفاظ چیلنج بھی دے دیا۔ کہ

"اب آریوں کو چاہیئے۔ کہ سب مل کر دعائیں کریں۔ کہ یہ عذاب ان کے اس وکیل سے ٹل جائے۔"

(سراج منیر حاشیہ ص ۱۵)

اس پیشگوئی کے شائع ہونے پر آریہ اخبارات اور بالخصوص اخبار انیس ہند میرٹھ نے اپنی ۲۵ر مارچ ۱۸۹۳ء کی اشاعت میں چند اعتراضات کئے۔ جن کے جواب میں ۱۲ر اپریل ۱۸۹۳ء کو حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ:۔

اگر میں نے —— اٹکل سے کام لے کر یہ پیشگوئی شائع کی ہے۔ تو جس شخص کی نسبت یہ پیشگوئی ہے۔ وہ بھی ایسا کر سکتا ہے۔ کہ انہیں اٹکلوں کی بنیاد پر میری نسبت کوئی پیشگوئی پیش کر دے۔ بلکہ میں راضی ہوں۔ کہ بجائے چھ برس کے جو میں نے اس کے حق میں میعاد مقرر کی ہے۔ وہ میرے لئے دس برس لکھ دے —— پھر باوجود اس کے مقابلہ میں خود معلوم ہو جائے گا کہ کون سی بات انسان کی طرف سے ہے اور کون سی بات خدا کی طرف سے۔

(سراج منیر ص ۱۷)

اس پیشگوئی کو جو لیکھرام کے بارے میں تھی حضرت اقدس نے دوبارہ آئینہ کمالات اسلام میں اس شان سے شائع کیا۔ کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک نعت لکھی۔ جو اس شعر سے شروع ہوتی ہے۔

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

اس نعت کے آخر میں وہ اشعار ہیں۔ جن میں لیکھرام کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے۔ فرماتے ہیں۔

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ
رہِ مولیٰ کہ گم کردند مردم
بجُو در آل و اعوانِ محمدؐ
الا اے منکر از شانِ محمدؐ
ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

گویا آپ نے اس موت کا نقشہ کھینچ دیا۔ جو محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی سزا میں لیکھرام پر وارد ہونے والی تھی اس کے بعد بترس از تیغ بران محمدؐ کا نقشہ آپ کو ایک کشف کے ذریعہ بھی دکھایا گیا۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"آج جو ۱۲ر اپریل ۱۸۹۳ء کے مطابق ۱۴ر ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں۔ اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرے سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے۔ گویا انسان نہیں۔ ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا۔ کہ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک اور شخص کا نام لیا۔ کہ وہ کہاں ہے تب میں نے اس وقت سمجھا۔ کہ یہ شخص لیکھرام اور دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے —— اور یہ یک شنبہ کا دن اور ۴ بجے کا وقت تھا۔"

(سراج منیر ص ۱۷۔ برکات الدعا ص ۴۱ / ۱۹۶۸)

(تذکرہ ۲۳۴ / ۱۹۶۹)

تیسری الہامی پیشگوئی جو لیکھرام کی نسبت ہوئی وہ کرامات الصادقین کے آخری صفحہ پر مذکور ہے۔ اس کی عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے:۔

انہی نشانوں میں سے ایک وہ ہے۔ جو میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ اور میری دعا کو ایک مفسد آدمی لیکھرام پشاوری کے بارہ میں قبول کر لیا۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ ہلاک ہونے والا ہے۔ یہ شخص آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا۔ اور حضور کی شان میں برے کلمات استعمال کرتا تھا۔ میں نے اس کے لئے دعا کی۔ تو میرے رب نے مجھے اس کی موت کی بشارت دی جو چھ سال کے اندر واقعہ ہونے والی ہے اور اس میں طالبانِ حق کے لئے ایک نشان ہو گا۔

(سراج منیر ص ۱۱)

خدا تعالیٰ نے صریح لفظوں میں خاص دن بھی تعین فرما دیا۔ تا کہ کامل طور سے مخالفین اسلام پر اتمام حجت قائم کر دی جائے۔ چنانچہ اسی کرامات الصادقین کے صفحہ ۵۴ پر حضرت اقدس کا ایک الہامی شعر درج ہے۔

وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ

(تذکرہ ۲۹۸ / ۱۹۶۹)

یعنی مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خدا نے بشارت دی۔ کہ عنقریب تو عید کے دن کو پہچان لے گا۔ اور اصل دن بھی اس عید کے قریب ہو گا۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام کی موت عید سے قریب کے دن واقع ہو گی۔

یہ تین پیشگوئیاں علی التواتر اس طرح شائع ہوئیں۔ کہ صاف پتہ چل گیا۔ کہ لیکھرام خنجر کے ذریعہ قتل ہو گا۔ اور وہ دن عید کے دن کے ساتھ ہو گا۔ آپ کے ایک الہام کے الفاظ یقضٰی امرہ فی ست۔ یعنی چھ میں اس کا کام تمام کیا جائے گا۔ عجیب و غریب وسعت اپنے مفہوم کے اندر رکھتے ہیں۔ جہاں اس کے معنی یہ ہیں کہ چھ سال کے اندر مارا جائے گا۔ وہاں یہ بھی اس میں اشارہ ہے۔ کہ عدد چھ سے یہ واقعہ ایک خاص تعلق رکھے گا۔ سو ایسا ہی ہوا کہ لیکھرام چھ سال کے اندر مارا گیا اور ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء کو چھٹے گھنٹے میں قاتل کا خنجر اس پر چلا۔ وہ ہفتہ کا دن تھا۔ اور ۲ تاریخ شوال تھی۔ یعنی عید الفطر کے ساتھ کا دن تھا۔ اور یہ ٹھیک اس پیشگوئی کے مطابق ہوا۔ جو آپ نے ستعرف یوم العید والعید اقرب میں فرمائی تھی۔ چونکہ یہ پیشگوئی خدائے علام الغیوب کی طرف سے تھی۔ اس لئے اس نے پورا ہو کر رہنا تھا۔ اور پوری ہوئی اور بڑی صفائی سے ہوئی حالانکہ حکومت کی طرف سے پولیس کو خفیہ ہدایت تھی۔ کہ ہر جگہ ان کی حفاظت مدنظر رکھیں۔

(دیباچہ کلیات آریہ مسافر ص الف)

یہ پیشگوئی کیسے پوری ہوئی

پنڈت لیکھرام پہلا شخص تھا جس نے شدھی کو رواج دینا چاہا اور مسلمانوں کو مرتد کرنا چاہا۔ انہی ایام میں ایک مسلمان آ کر ملتجی ہوا۔ کہ مجھے شدھ کیا جائے۔ میرے آباؤ اجداد ہندو تھے مسلمانوں کے زیر اثر مسلمان ہو گئے تھے۔ اب میں پھر ہندو دھرم میں آنا چاہتا ہوں۔ لیکھرام بہت خوش ہوا۔ اور اُسے سماج اور مختلف آریہ مہاشوں کے مکانوں پر لئے پھرتا رہا۔ اور اپنی خوشی کا اظہار کرتا رہا۔

لیکھرام ان دنوں لاہور محلہ وچھو والی میں کسی آریہ مہاشہ کے مکان پہ ایک گلی میں رہا کرتا تھا۔ ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء ہفتہ کے دن لیکھرام بالائی منزل پر برہنہ بدن بیٹھا تھا۔ اس نے انگڑائی لی جس سے اس کا پیٹ آگے کو ابھر آیا۔ وہ شدھ ہونے والا مسلمان پاس ہی کمبل اوڑھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے پورا ہاتھ خنجر کا لیکھرام کے پیٹ میں ایسا ملایا۔ کہ انتڑیاں باہر آ گئیں اور لیکھرام عجل جسد لہ خوار کی حالت میں دکھائی دینے لگا۔ اور اس کے منہ سے درد و دہشت میں بیل کی طرح نہایت زور کی آواز نکلی جس کو سن کر اس کی بیوی اور والدہ اس کمرہ میں آ گئیں قاتل جا چکا تھا۔ اس سلسلہ میں جو روایت منشی رام صاحب نے لیکھرام کے جیون چرتر کے ضمن میں بیان کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ قاتل قتل کرنے کے بعد سیڑھیوں سے دھم دھم کرتا ہوا اترا۔ اور وہ آواز لوگوں نے سُنی۔ مگر اس کے بعد وہ چھائیں مائیں ہو گیا۔ نہیں معلوم کہ وہ کہاں غائب ہو گیا۔ وہ زمین میں گھس گیا یا آسمان پر چلا گیا۔ کیونکہ وہ گلی جو بالکل ہندوؤں کی تھی۔ ایک طرف سے تو

بالکل بند تھی۔ دوسری طرف جدھر باہر جانے کا راستہ تھا۔ ادھر گلی میں کسی ہندو کی شادی تھی۔ بے شمار لوگ بیٹھے ہوتے تھے۔ کسی ہندو نے کسی مشتبہ شخص کو ادھر بھاگتے نہیں دیکھا۔ محلہ ہندوؤں کا تھا۔ یہ بھی ممکن نہ تھا۔ کہ کسی ہندو کے مکان میں گھس گیا ہو۔

گویا وہ ایسے قاتل کے ہاتھ سے مارا گیا۔ جس کی کارروائی ہر ایک کو نہایت تعجب میں ڈالتی ہے۔ کہ عین دن کے وقت اس نے یہ جرأت کی۔ کہ ایک ہندوؤں کی آباد گلی میں۔ ایک آباد گھر میں اس نے ہاتھ اٹھایا۔ اور چھری مار کر صاف نکل گیا۔ اور باوجود مقتول کے وارثوں کے شور مچانے کے وہ پکڑا نہ گیا۔ اور وہ ایسا گم ہوا۔ کہ آج تک اس کا پتہ نہیں چلا۔ غرضیکہ کسی نامعلوم ہاتھ سے قتل ہوا۔ اور اسلام کی صداقت پر اپنے خون سے مہر ثبت کرتا ہوا۔ اس جہان سے رخصت ہوا۔

مندرجہ ذیل حوالہ جات جو آریہ سماج کی طرف سے شائع کئے گئے۔ اس سے لیکھرام کے قتل کے واقعات پر مفصل روشنی پڑتی ہے۔ لکھا ہے:-

پندرہ فروری ۱۸۹۷ء کو ایک شخص لالہ ہنسراج کے پاس پہنچا اور کہا۔ کہ میں پنڈت لیکھرام سے ملنا چاہتا ہوں۔ اگلے دن پنڈت جی سے ملاقات ہوئی اور کہا کہ میں کچھ دن پہلے ہندو تھا۔ پھر مسلمان ہو گیا۔ مگر اب اپنے مذہب پر آنا چاہتا ہوں۔ پنڈت جی نے کہا۔ اچھی بات ہے۔ میں تمہیں ضرور شدھ کروں گا۔

اس شخص کا حلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ بدن موٹا۔ رنگ کالا۔ ناک بیٹھی ہوئی۔ سر کے بال کچھ موٹے موٹے۔ آنکھیں اندر کی طرف دھنسی ہوئی۔ اور عمر لگ بھگ ۲۵ سال۔ لوگ پنڈت جی کو اس شخص سے ہوشیار کرتے۔ مگر پنڈت جی نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اور اس اجنبی کا اتہ پتہ بھی دریافت نہ کیا۔ اور اسے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دے دی۔ یہ شخص دن رات سایہ کی طرح پنڈت جی کے ساتھ لگا رہا۔ کبھی کسی بات کا سیدھا جواب نہ دیتا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کوئی بوجھ ہے۔ دو تین بار پنڈت جی کے مکان پر کھانا کھاتے بھی اُسے دیکھا گیا۔ یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو پنڈت جی ملتان پہنچے اور ۸ مارچ تک وہاں رہنا تھا۔ سکھر سے تار کے ذریعہ ان کو وہاں بلایا گیا۔ مگر موت سر پر کھڑی تھی۔

سکھر میں پلیگ ہونے کے سبب ملتان والوں نے وہاں جانے سے روکا۔ پھر مظفر گڑھ جانے کی تیاریاں ہوئیں۔ مگر پتہ نہیں وہاں کا جانا بھی کیوں ملتوی ہوا۔ ۵ مارچ کو عید کا دن تھا۔ اس دن قاتل نے کبھی اسٹیشن پر۔ کبھی پنڈت جی کے گھر پر۔ کبھی سبھا کے دفتر میں لگ بھگ ۲۰ چکر لگائے ہوں گے۔ ۶ مارچ کی صبح کو وہ پنڈت جی کے گھر پر پہنچا۔ دو بجے قریب پنڈت جی بھی ملتان سے لاہور آ پہنچے۔ قاتل کی طبیعت کچھ خراب معلوم ہوئی۔ پنڈت جی نے اُسے ڈاکٹر وشنو داس کی دوکان سے شربت پلایا۔ ایک بزاز کی دوکان پر پہنچے۔ کچھ کپڑا پسند کرنے کے لئے اس شخص کے ہاتھ ماتا جی کے پاس گھر بھیجا۔ بزاز نے پنڈت جی کو ہوشیار کرتے ہوئے کہا۔ پنڈت جی۔ جسے آپ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ یہ تو ٹھینگر اکرتی کا مشتبہ مرتبور کی مورتی پرتیت ہوتا ہے۔ یعنی مہیب شکل وصورت کا شخص کا فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ پنڈت جی نے کہا۔ ایسا مت کہو۔ یہ تو دھرماتما پُرش ہے۔ پنڈت جی نے موت کے فرشتہ کو ہی کبھی کا اپنے گھر پر مدعو کر رکھا تھا۔

(اتہاس آریہ پرتی ندھی سبھا ہندی صفحہ ۲۱ بحوالہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۵۷ء)

شام کے چھ بجے جبکہ ماتا جی رسوئی میں تھیں۔ اور لکشمی دیوی (پنڈت جی کی بیوی) دوسرے کمرہ میں پڑھ رہی تھیں۔ پنڈت جی باہر چارپائی پر بیٹھے سوامی دیانند کی سوانح حیات کے مسودہ کو ترتیب دے رہے تھے۔ اور یہ شخص پاس کرسی پر بیٹھا تھا۔ ماتا جی نے چوکے میں سے آواز دی۔ بہتر تیل نہیں ہے۔ پنڈت جی کاغذات رکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور انگڑائی لی۔ اور کہا۔ او ہو بھول گیا جب پنڈت جی انگڑائی لے رہے تھے۔ اور چھاتی آگے نکالے کھڑے تھے۔ تو اس شخص نے جو کہ پوزیشن کا منتظر تھا۔ اچھل کر چھرا پنڈت جی کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ اور گھمایا جس سے انتڑیاں پیٹ

سے باہر نکل آئیں۔ خون کا دھارا بہہ رہا تھا۔ لکشمی دیوی باہر نکل آئیں۔ اور اس خیال سے کہ قاتل کہیں اور وار نہ کرے۔ پنڈت جی کو رسوئی کی طرف کھینچا۔ مگر قاتل کو ابھی صبر نہ آیا تھا۔ اور اپنی خونی آنکھیں دکھاتا ہوا پھر پیچھا کرنے لگا۔ اتنے میں رسوئی سے ماتا جی بھی باہر نکل آئیں۔ قاتل نے پاس سے بیلن اٹھا کر ماتا جی کے بھی دو تین چوٹیں کر دیں۔ جس سے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ اتنے میں قاتل یہ جا وہ جا۔ آن کی آن میں آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

(اتہاس آریہ پرتی ندھی سبھا ہندی صفحہ ۲۱ بحوالہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۵۷ء)

اسی وقت پنڈت جی کو میو ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ پونے دو گھنٹے کے بعد ڈاکٹر پہری آ گئے۔ دو گھنٹے تک کٹی ہوئی انتڑیوں کو سیتے رہے۔ ایک انتڑی کے دو ٹکڑے ہو چکے تھے۔ اٹھ بڑے بڑے اور کئی چھوٹے زخم تھے۔ دو بجے شب پنڈت جی کے طور بدل گئے۔ دو بار زور سے ہاتھ ہلائے اور مر گئے۔

(ملخص از دھرم ویر پنڈت لیکھرام ہندی مصنفہ انو بھوانند شاستا صفحہ ۵۶ تا ۵۷ بحوالہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۵۷ء)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی غیبی ہاتھ نے آریوں سے اس پیشگوئی کے متعلق ایسی تحریریں لکھوا دیں جن کا ایک ایک لفظ اس بات کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کی پیشگوئی حرف بحرف جیسا کہ حضور نے فرمائی تھی پوری ہوئی۔

حضرت اقدس نے اس پیشگوئی کی تشریح میں تفہیم الٰہی سے بھی لکھا تھا کہ وہ ہیبت ناک طور پر ظہور میں آئے گی۔ کشف میں دیکھنے کے بعد قاتل کی جو شکل وصورت بتلائی وہ یہ تھی۔ ایک شخص قوی۔ ہیکل۔ مہیب شکل۔ انسان نہیں۔ ملائک شداد۔ غلاظ میں سے ہے اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ کشفی عبارت اپنے صریح لفظوں میں واقعہ قتل کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ اور صاف بتاتی تھی۔ کہ اس کی موت اتوار کے دن ہوگی کیونکہ وہ فرشتہ جو اس کی سزا کے لئے آیا۔ وہ اتوار کی رات کو حضرت اقدس پر ظاہر ہوا تھا۔ جس سے پایا جاتا تھا۔ کہ لیکھرام کی موت کا دن اتوار کا دن ہوگا۔ اور الہام یقضی امرہ فی ستۃ کے مطابق۔ چھ مارچ

شنبہ کے دن اور شام کے چھ بجے اس پر قاتلانہ حملہ ہوا۔

ہندو اخبارات کے تبصرے

آریہ لوگ اس بات کو بہت بعید بلکہ غیر ممکن سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ ایسی پیشگوئی خدا کی طرف سے ایسے کھلے نشانوں کے ساتھ سچی ہو جائے۔ لیکن جب خدا نے اس کی سچائی ظاہر کر دی۔ تو انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ یہ کئی ایک اشخاص کی سوچی سمجھی سازش تھی۔ جو کہ ایک پیشگوئی کی صورت میں مشتہر کر دی گئی تھی۔ اور حضرت اقدس کو ہی لیکھرام کا قاتل ٹھہرایا گیا۔ چنانچہ انیس ہند میرٹھ نے اپنے پرچہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۱۳ میں یہ لکھا:-

کہ ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھنکا تھا۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے لیکھرام کی وفات کی بابت پیشگوئی کی تھی۔ ورنہ ان حضرت کو کیا علم غیب تھا۔

(سراج منیر۔ حاشیہ صفحہ ۴۴)

اسی طرح اخبار پنجاب سماچار لاہور نے اپنے پرچہ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء میں لکھا۔

یہ قتل کئی ایک اشخاص کی سوچی اور سمجھی ہوئی اور پختہ سازش کا نتیجہ ہے —— کیا یہ غیر اغلب ہے۔ کہ اس سازش کا جنم ان اشخاص سے ہوا ہو۔ جو علانیہ بذریعہ تحریر و تقریر کہا کرتے تھے۔ کہ پنڈت کو مار ڈالیں گے۔ اور مزید برآں یہ کہ پنڈت اس عرصہ میں اور فلاں دن ایک دردناک حالت میں مرے گا۔ کیا آریہ دھرم کے مخالف چند ایک کتب کے ایک خاص مصنف کی اس سازش سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(سراج منیر حاشیہ صفحہ ۴۴)

اخبار عام کے ایڈیٹر نے ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء کے پرچہ صفحہ ۳ میں لیکھرام کے قاتل کی نسبت لکھا۔

"کئی طرح کی افواہیں مشہور ہیں اور قادیانی صاحب کا لوہا سب سے نرالا ہے —— سخت افسوس سے قبول کرنا پڑتا ہے۔ کہ مرزا قادیانی صاحب کا فرض ہے۔ کہ جب الہام کے زور سے انہوں نے لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی کی تھی۔ اسی الہام کے زور سے تبلا دیں کہ قاتل اس کا کون ہے۔"

(سراج منیر حاشیہ صفحہ ۴۵)

(باقی)

مینجر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں۔ - مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشتہ ناطہ کی مشکلات اور بعض اصولی باتیں

مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

احمدیت نیک معاشرہ کے قیام کے لئے قائم کی گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ھؤلاء (بخاری) کہ اگر ایمان آسمان پر بھی معلق ہوگا (دوسری روایت میں ہے قرآن) تو بھی ان فارسیوں میں سے ایک شخص دوبارہ ایمان اور قرآن کو دنیا میں قائم کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے کہ فارسی الاصل کی پیشگوئی کا مصداق میں ہوں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے خدا کے حکم سے بیعت لینی شروع کی۔ اور ہزاروں لاکھوں مخلصین کی ایک جماعت طیار کر کے اپنے خدا سے جا ملے اور اپنے پیچھے نیک بنیادوں پر کام کرنے والی جماعت چھوڑ گئے۔

رشتہ وناطہ کے سلسلہ میں حضور علیہ السلام نے اسلامی ہدایات کی پابندی کو لازم قرار دیا ہے اور فرمایا ہے۔ ۔ ۔ ۔ کہ بیوی کے انتخاب میں دینی پہلو کو مقدم کیا جائے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم سے اور اس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب ہزاروں تک اس کی نوبت پہنچ گئی اور عنقریب بفضلہ تعالےٰ لاکھوں تک پہنچنے والی ہے اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ان کے باہمی اتحاد بڑھانے کے لئے اور نیز ان کو اہل اقارب کے بد اثر سے اور بد نتائج سے بچانے کے لئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ بیوی کے انتخاب میں عموماً چار باتیں مدنظر رکھی جاتی ہیں ۱۔ مال و دولت کو ۲۔ خاندان اور حسب نسب کو ۳۔ حسن و جمال کو اور ۴۔ بعض لوگ عورت کے دین اور اخلاق کی وجہ سے بیوی کا انتخاب کرتے ہیں۔ سو اے مسلم! تو دین اور اخلاق والی رفیقہ حیات چن کر اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کی کوشش کر ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلودہ رہیں گے۔
(چالیس جواہر پارے)

ایک بات جو نہایت درجہ قابل توجہ ہے یہ ہے۔ کہ احباب اولاً لڑکیوں کو زیادہ تعلیم دلاتے ہیں۔ پھر ان کے مطابق یا بڑھ کر تعلیم والے سے شادی کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بعض رشتے رہ جاتے ہیں۔ اگر ایسے احباب اپنی شرط کو کم کر دیں۔ تو بھی رشتہ کی تلاش میں آسانی ہو سکتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ لڑکیوں کو تعلیم علم کی خاطر نہیں دلواتے۔ اگر علم کے لئے تعلیم دلوائیں۔ تو ہم تب سمجھ سکتے ہیں کہ ایک میٹرک پاس لڑکے سے بی اے لڑکی کی شادی کر دیں مگر ایسے احباب شاذ ہی پائے جائیں گے

رشتہ کی مشکلات کے حل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شوق کے مطابق عمل کیا جائے تو اس سے بھی کئی احباب کی مشکل دور ہو سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے لاہور کے ایک رئیس کو ایک دیندار لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کے لئے سفارش فرمائی نیز رئیس نے جواب دیا کہ لڑکی نہایت نازو نعمت میں پلی ہے۔ اس مفلوک الحال سے کیسے شادی کر دوں آنجناب نے فرمایا۔ کہ اس مشکل کا حل میں آپ کو بتا دیتا۔ آپ اس ۔ ۔ ۔ ۔ دیندار کو دس ہزار روپیہ دے کر امیر بنا دیں اور شادی کر دیں۔ چنانچہ اس رئیس نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی ہدایت اور مشورہ پر اس لڑکے سے شادی کر دی

اگر ہماری جماعت کے امیر احباب بھی ایسا کر کے اپنے لخت جگر کو دیندار اور نیک لڑکوں سے بیاہ دیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر بھی عمل ہو جائے گا۔ اور رشتہ وناطہ کی دقت بھی دور ہو جائے گی۔

فافہم۔

تمباکو نوشی کے مضر اثرات

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

آجکل مغربی پریس میں تمباکو نوشی اور سگریٹ نوشی کے خلاف غیر معمولی اہتمام سے مہم جاری ہے۔ حکومتیں۔ مختلف سوسائٹیز اور ڈاکٹرز اس محاذ پر پیش پیش ہیں اور سگریٹ نوشی کے بد اثرات اور المناک نتائج کی تشہیر کی جا رہی ہے۔ سگریٹ نوشی سے انسان کے تمام اعضاء متاثر ہوتے ہیں اور اعصابی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ یورپ میں تمباکو نوشی سوسائٹی کا جزو لاینفک ہے اور اس کو عام عادت بنا لیا گیا ہے۔ مگر اب ڈاکٹروں کی متفقہ رائے پر اور پریس کے پروپیگنڈا کے زیر اثر عوام کو اس امر کا احساس دلایا جا رہا ہے کہ سگریٹ نوشی کا اثر صحت پر نہایت برا ہے۔ یورپ میں دل کی بیماریاں غیر معمولی پھیل چکی ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ سگریٹ سے خون خراب ہو جاتا ہے اور خون کا قیمتی جوہر آہستہ آہستہ بیکار ہو جاتا ہے۔ جس سے دل خاص طور پر متاثر ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں دماغ بھی بیکار ہو جاتا ہے۔ شراب نوشی کی عادت دراصل سگریٹ نوشی سے شروع ہوتی ہے۔ ہلکے نشے کے بعد خود دوسرے تیز نشہ کا تقاضا کرتا ہے۔ اقتصادی لحاظ سے یہ عادت سراسر اسراف میں شامل ہے روزانہ سگریٹ نوشی کرنا جہاں اپنے مال کو ناجائز اور غلط خرچ کرنا ہے وہاں اس کے نتیجہ میں کھانسی۔ بلغم۔ گلے کی خراش اور دیگر کئی عوارض سے انسان دوچار ہو جاتا ہے آئے دن ڈاکٹروں کی فیس سے اس کے اخراجات غیر معمولی بڑھ جاتے ہیں

سعودی گورنمنٹ نے سگریٹ کے استعمال پر پابندی لگا دی اور اس کی تائید میں تشہیر کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ مگر انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان میں سگریٹ نوشی کی عادت دن بدن ترقی پر ہے۔ کثرت سے کارخانے کھل رہے ہیں اور سگریٹ نوشی کے پروپیگنڈا کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔ جس چیز کو یورپ میں روکا جا رہا ہے اس کی تشہیر کے لئے یہاں متعدد وسائل اختیار کئے جا رہے ہیں۔ اس امر کی انتہائی ضرورت ہے کہ پاکستان میں باقاعدہ اور مسلسل سگریٹ نوشی کے خلاف مہم چلائی جائے۔ تا عوام کو اس سے نفرت ہو جائے۔ ورنہ اس کے بعد بد اثرات کا آغاز ہو چکا ہے۔

درخواست دعا

میرا پوتا عزیزم مظفر احمد ایک ہفتہ سے بوجہ بخار بیمار ہے۔ درجہ حرارت ۱۰۶ تک پہنچ جاتا ہے۔ فوراً تیز ہو جاتی اور پھر ہلکی بھی ہو جاتی ہے تاحال تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت عزیزم کی صحت اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

[illegible] محمد عبداللہ [illegible] ربوہ

ضمنی امتحان "فضل عمر تعلیم القرآن"

از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

فضل عمر تعلیم القرآن [illegible] کا ضمنی امتحان ۳۱ مارچ [illegible] کو ہو رہا ہے وہ طالبات جو اس امتحان میں شامل ہونا چاہیں اپنے نام مکمل پتہ جات کے ساتھ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ اس میں وہ طالبات شامل ہو سکتی ہیں جو پچھلے سال کسی نہ کسی مجبوری کے تحت امتحان میں شامل نہ ہو سکی ہوں۔

ربوہ کی طالبات کا امتحان دفتر لجنہ اماء اللہ میں صبح ۹ بجے ہوگا۔ وہ اپنے ناموں سے مطلع کریں۔ نصاب وہی ہوگا جو تعلیم القرآن [illegible] کا تھا۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

تخلقوا باخلاق اللہ

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

اسلام میں ایسے علمائے حق۔ مجددین اور اصفیاء پیدا ہوتے آئے ہیں کہ جو اپنی رہنمائی سے اس نور کو انسانوں میں از سر نو تازہ کرتے ہیں اور اسلامی اخلاق کی شمعوں کو روشن کرتے رہتے ہیں آج اللہ تعالےٰ نے اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں اپنے وعدہ کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کو اسلئے مبعوث فرمایا ہے اور جماعت احمدیہ اس کام کے لئے کھڑا کی گئی۔ اس سے واضح ہے کہ جماعت پر جتنی بھاری ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ اور جو افراد جماعت میں علیٰ وجہ البصیرت شامل ہیں ان کو اللہ تعالےٰ کے اس کام میں کتنی بھاری قربانیاں دینی ہیں لیکن اللہ تعالےٰ نے جماعت کو اکیلا نہیں چھوڑا بلکہ سلسلہ خلافت قائم کر کے کام کو آسان بنا دیا ہے تاکہ اس کام میں کوئی روک پیدا نہ ہو تاکہ خلفاء مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو اپنے فرائض اور ذمہ داری کو نبھانے کی رہنمائی حاصل رہے یہی وجہ ہے کہ جماعت نے باوجود دنیوی سامانوں سے تہی دست ہونے کے باوجود اتنا بڑا کام کر کے دکھایا کہ معجزہ سے کم نہیں اور دوست دشمن اس کو دیکھکر حیرت زدہ ہیں۔ مگر سچی بات یہ ہے کہ ہم سے اللہ تعالےٰ کے احسانات کا ابھی پورا حق ادا نہیں ہو سکا۔ ابھی ترقی کی گنجائش ہے اور پیشگوئیاں ظاہر کرتی ہیں کہ جماعت کو زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہے تا آنکہ

نصرٌ من اللہ وفتح قریب

کا زمانہ آ جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جاتے کہ دس پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائیگی ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ⅕ تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا۔

ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔

اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم اور سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدواروں پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا مستورات کیطرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائیگا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہیگی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بمد صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی پس ہم خرما و ہم ثواب۔ جب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کی مد میں ارسال فرمادیں

(ناظر تعلیم)

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۱۶/۱/۷۱ تا ۱۵/۲/۷۱

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے آمین

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱	چوہدری محمود احمد صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	۱۵/-
۲	فرحت افزا صاحبہ ایم اے میو ہسپتال لاہور	۱۲/-
۳	بیگم صاحبہ ابن بشیر صاحب اسلام آباد	۲۴/-
۴	بیگم صاحبہ ملک عمر علی صاحب	۱۰/-
۵	مسز ایس اے لطیف ونگ کمانڈر ایس ایم لطیف 1909/PAF انار کلی	۲۵/-
۶	بیگم صاحبہ ثناء اللہ خان صاحب گلبرگ لاہور	۲۲/-
۷	حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ شہر	۱۰/-
۸	پیر احمد و طاہر احمد پسران ناصر احمد صاحب پرویز پروازی ربوہ	۱۵/-
۹	بیگم شاہنواز صاحبہ محمد علی سوسائٹی کراچی ۸	۱۰۰/-
۱۰	بیگم محمد نعیم صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۵۰/-
۱۱	بیگم خواجہ غلام نبی گلکار صاحب موہن پورہ راولپنڈی	۳۰/-
۱۲	محمد اشفاق صاحب صادق آباد ضلع رحیم یار خان	۱۰/-
۱۳	ملک محمد شفیع صاحب صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ	۶۳/۲۵
۱۴	اہلیہ غلام احمد صاحب دفتر جائیداد ربوہ	۱۰/-
۱۵	مولوی محمد عمر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لودھراں	۱۰/-
۱۶	سید رفیع المرتضیٰ صاحب الحمرا کراچی ۵	۵۰/-
۱۷	مسز میجر منظور الحسن صاحب گجرات	۱۰/-
۱۸	عبد الحق صاحب محلہ الٰہی پارک مصری شاہ لاہور	۱۰/-
۱۹	عبد الوہاب خان صاحب کوئنز روڈ لاہور	۱۰۰/-
۲۰	کیپٹن عبد الواحد صاحب سمن آباد لاہور	۳۰/-
۲۱	حامدہ سلیم صاحبہ آف لندن	۱۱/۳۵
۲۲	بیگم ارشد علی شیخ صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	۱۰/-
۲۳	ڈاکٹر سکینہ صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۰۰/-
۲۴	بشیر الدین سلیم صاحب پروفیسر کیڈٹ کالج حسن ابدال	۱۰/-
۲۵	عبد الغفار قمر و عبد الحلیم صاحبان بذریعہ عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار بھٹہ ربوہ	۳۰/-
۲۶	والدہ عبد المنان صاحبہ شیخ حال ہانگ کانگ	۱۰/-
۲۷	ڈاکٹر عبد الغفور صاحب زاہد نیوک حال ربوہ	۵۰/-
۲۸	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰/-
۲۹	بیگم کرامت اللہ صاحب کرامت ولا کراچی	۲۰/-
۳۰	نصرت جہان بیگم صاحبہ جناح روڈ کوئٹہ معرفت انٹرنیشنل ربوہ	۸۰/-
۳۱	والدہ ملک سعید احمد خان صاحب بصیر پور ضلع ساہیوال	۱۰/-
۳۲	لطف المنان خان صاحب کوئنز روڈ لاہور	۱۰/-
۳۳	چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۵۰/-
۳۴	محمد رفیق صاحب معرفت محمد الیاس صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ	۱۰/-
۳۵	سلامت بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب گوگناپور چک ۴۹۱ ای بی لائل پور	۲۵/-
۳۶	چوہدری احسان اللہ صاحب سیکرٹری مال بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ	۱۰/-
۳۷	سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ مردان	۱۰/۵۰
۳۸	محمد بوٹے صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لودھراں	۲۵/-
۳۹	مقصود احمد صاحب بڑ کرتو ضلع شیخوپورہ	۱۰/-
۴۰	میجر منظور احمد صاحب ڈھاکہ چھاؤنی	۱۰/-

(باقی)

وقفِ جدید میں حصہ لینے والوں کی دعائیہ فہرست حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دی گئی

تیسری اور آخری دعائیہ فہرست ۳۱ مارچ (امان) کو پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا وقف جدید میں حصہ لینے والے افراد اور جماعتوں کی دوسری فہرست جو ۲۸ فروری ۱۹۷۱ء تک اپنا وعدہ بھیجنے والوں پر مشتمل تھی مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان اصحاب پر اپنا بے پایاں فضل فرمائے۔ اور دینی اور دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرمائے آمین۔

اب وقف جدید کے سالِ رواں کی آخری دعائیہ فہرست انشاء اللہ العزیز ۳۱ مارچ کو امام وقت کے حضور پیش کر دی جائے گی۔ احباب کو علم ہے کہ سال کے پہلے تین ماہ وعدوں کے ہوتے ہیں۔ اور بقیہ عرصہ ان کے پورا کرنے کا ہوتا ہے۔

ہماری جماعت جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تنظیم اور روحانی نمونوں سے مزین و منسلک ہے اگر التزام کے ساتھ اس عہد اور ذمہ داری کو نباہے تو اسلام اور احمدیت کی ترویج کے عظیم الشان مقاصد نہایت احسن طریق پر پورے ہو سکتے ہیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان برائے لجنات

تمام لجنات اماء اللہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ لجنہ اماء اللہ کے سال ۷۱-۱۹۷۰ء کا دوسرا امتحان ۲۸ مارچ بروز اتوار ہو رہا ہے ممبرات لجنہ اماء اللہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں حصہ لیں۔ اس امتحان کے پرچہ جات بھجوائے جا رہے ہیں تمام صدر صاحبات سے درخواست ہے کہ وہ امتحان لینے کے بعد پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں ممبرات کی سہولت کے لئے اس امتحان کا کورس ایک مرتبہ پھر شائع کیا جاتا ہے

معیار اوّل:۔

۱۔ تفسیر سورۃ الفاتحہ — صفحات ۲۰ سے ۳۰۰ تک

۲۔ دعائے جنازہ اور اس کے پڑھنے کا طریق

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

معیار دوم:۔

۱۔ پارہ نمبر ۱۵ باترجمہ

۲۔ تذکرۃ الشہادتین (از حضرت مسیح موعودؑ)

۳۔ معیار اوّل کے مطابق دعائے جنازہ

معیار سوم:

۱۔ قرآن مجید پہلا نصف پارہ باترجمہ

۲۔ کشتی نوح

۳۔ معیار اوّل کے مطابق دعائے جنازہ۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں بغرض اپریشن داخل ہیں۔ اپریشن کی کامیابی اور شفائے کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے (محمد رشید حال لاہور)

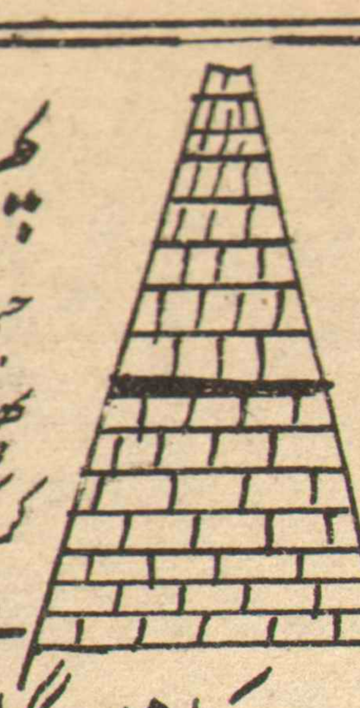

فرنگیرنٹ انٹی پمپل کریم

کیل پھنسیوں اور داغ دھبے دور کرنے کے لئے مفید ہے ... ۔/۳

فرنگیرنٹ انٹی پمپل کریم نمبر ۲ دن میں لگانے کے لئے خوشبو کے ساتھ ... ۔/۲

پمپل انٹی پمپل ٹیبلٹ

جسم میں بڑھی ہوئی حرارت کو اعتدال پر لا کر کیل پھنسیوں کو دور کرتے ہیں جگر و معدہ کی اصلاح کر کے خون پیدا کر کے رنگت کو نکھارتی ہے۔ قیمت ... ۔/۳

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

مفت

۱۳۰ صفحہ کی کتاب تاج الصحت بار بار پڑھیئے اور دامن مراد بھر لیجئے۔ یہ بے مثل کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی کے پتہ پر ایک کارڈ بھیجکر مفت منگوالیں،

ھُوَالشَّافِی

شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے دوا اور دعا اسی کے اذن سے شفا دیتی ہے اسی کے منشاء سے ادویات اور طریقہ ہائے علاج میں مسلسل ترقی اور نت نئی ایجادات نے بہت سی لاعلاج امراض کو قابل علاج بنا دیا ہے۔

CURATIVE SYSTEM کیوریٹو سسٹم

کے معنے ہیں شفا بخش طریقہ علاج یہ ہومیوپیتھی کی جدید ترین اور کامیاب ترین صورت ہے اس لئے ڈاکٹر کے بعد ڈاکٹر بدلنے کی بجائے لاعلاج امراض میں طریقۂ علاج بدل کر دیکھیں امید ہے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائیں گے۔ تفصیلات کے لئے رسالہ کیوریٹو سسٹم مفت حاصل کریں۔

ڈاکٹر راسخہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی گولبازار ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق روزنامہ الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں

البشریٰ سورۃ یٰس کی تفسیر

جو نئے اور اچھوتے انداز میں معارف قرآن مجید کا عمدہ نمونہ ہے سورۃ یٰس میں ۲۶ پیشگوئیاں تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خلفاء کے ہاتھوں پوری ہوئیں اور بعض ہو رہی ہیں۔ جنہیں پڑھ کر غیر از جماعت نفوس بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ان کے پڑھنے سے ایمان میں تازگی اور بشاشت پیدا ہوتی ہے غیر از جماعت لوگوں میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے کاغذ اعلیٰ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت غیر مجلد آٹھ روپے مجلد ۹ روپے مجلس مشاورت پر الشرکۃ الاسلامیہ سے مل سکے گی،

عبد اللطیف بہاولپوری الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے بابرکت ہونے میں کسے شک ہو سکتا ہے جبکہ یہ تحریک خود اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں القا فرمائی۔ پھر ساتھ ہی اس کی کامیابی کی بشارت بھی دے دی۔ اب ہمارا فرض ہے کہ تھوڑی سی توجہ کر کے اور اپنے وعدوں کی ادائیگی کر کے اس مبارک تحریک میں جو قرب الٰہی کے حصول کا ایک ذریعہ ہے شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

قائدین کرام شعبہ اطفال کی رپورٹ بھجوائیں

بہت سی مجالس ایسی ہیں جن کی طرف سے شعبہ اطفال کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ نہیں آرہی۔ جس کے نتیجہ میں مرکز ان مجالس کی کارکردگی سے بے خبر ہونے کے باعث ان کی صحیح طور پر رہنمائی کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کرام کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ باقاعدگی سے ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک شعبہ اطفال کی علیحدہ رپورٹ چھپے ہوئے فارم پر مرکز کو بھجوایا کریں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ)

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

خدا تعالےٰ ہر ایک پکار کو نہیں سنتا وہ جس پکار کو سنتا ہے اس کیلئے دو شرطیں ہیں

وہ اسکی پکار کو سنتا ہے جو اسکی بھی سنے، پھر وہ اسکی پکار سنتا ہے جسے اس پر یقین ہو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ بقرہ کی آیت وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"پھر فرماتا ہے فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي جب میں تمہاری باتیں سنتا ہوں اور تمہاری دعائیں قبول کرتا ہوں تو تمہیں بھی ایسا بن جانا چاہیئے کہ تمہاری دعائیں قبول ہوں۔ یہ مت خیال کرو کہ میں ہر ایک دُعا کو سنتا ہوں میرے احکام کے خلاف جو دعائیں ہوں گی یا میرے مقرر کردہ فرائض کے خلاف ہوں گی یا اخلاقی نظام کے خلاف ہوں گی میں انہیں کیسے سُن سکتا ہوں۔ کیا میں انہیں قبول کر کے اپنے رسول کو ہلاک کر دوں۔ یا کیا میں انہیں قبول کر کے اخلاقی نظام کو توڑ ڈالوں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری دعائیں بھی سُنی جائیں تو چاہیئے کہ تمہاری دعا میرے نظام کے خلاف نہ ہو۔ تمہاری دعا دین کے خلاف نہ ہو۔ تمہاری دعا اخلاقی نظام کے خلاف نہ ہو۔

کہتے ہیں ایک عرب حج کے لئے گیا تو وہ خانہ کعبہ میں کھڑے ہو کر ایک دعا کر رہا تھا اور وہ ایسی گندی تھی کہ اسے سن کر پولیس نے اس کو قید کر لیا۔ وہ دعا یہ کر رہا تھا کہ اے خدا! تو ایسا کر کہ میری محبوبہ کا خاوند اس سے ناراض ہو جائے۔ اور وہ مجھے مل جائے گویا نعوذ باللہ خدا تعالےٰ بھی اس کی بدکاری میں شریک ہو جائے۔

اسیطرح ایک دفعہ ایک چور نے بیان کیا کہ میں جب سیندھ لگانے لگتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں تا کہ چوری سے پہلے اللہ تعالےٰ کی مدد حاصل کر لوں اور مجھے اس کام میں کامیابی حاصل ہو۔ اخبارات میں عموماً اشتہارات چھپتے رہتے ہیں کہ ایسے تعویذ ہیں جن کو پاس رکھنے سے تم جس عورت کو چاہو بلا سکتے ہو۔ اس تعویذ کے اثر سے وہ عورت خود بخود تمہارے پاس آجائے گی۔ اور پھر کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ ہے اسے خدا تعالےٰ کا کلام آتا ہے اس نے یہ تعویذ تیار کئے ہیں۔ دین کیا تمسخر ہے خدا تعالےٰ بدکاریوں میں کبھی شریک نہیں ہوتا کہنے والے بے شک ایسا کہتے ہیں مگر یہ غلط ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي۔ اگر میں نے کہا ہے کہ میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں تو اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ میں ہر ایک پکار کو سن لیتا ہوں جس پکار کو میں سنتا ہوں اس کے لئے دو شرطیں ہیں۔ اول میں اس کی پکار کو سنتا ہوں جو میری بھی سنے (۲) میں اس کی پکار سنتا ہوں جسے مجھ پر یقین ہو۔ مجھ پر بدظنی نہ ہو اگر دعا کرنے والے کو میری طاقتوں اور قوتوں پر یقین ہی نہیں تو میں اس کی پکار کو کیوں سنوں پس قبولیت دعا کے لئے دو شرطیں ہیں جس دعا میں یہ دو شرطیں پائی جائیں گی وہی قبول ہو گی اسی لئے اللہ تعالےٰ نے یہاں اَلدَّاعِ فرمایا ہے جس کے معنے ہیں ایک خاص دعا کرنے والا اور اس کے آگے وہ شرائط بتا دیں جو اَلدَّاعِ میں پائی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ وہ میری سُنے اور مجھ پر یقین رکھے یعنی وہ دعا میرے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ہو۔ جائز ہو ناجائز نہ ہو اخلاق کے مطابق ہو۔ سنت کے مطابق ہو۔ اگر کوئی شخص ایسی دعائیں کرے گا تو میں بھی اس کی دعاؤں کو سُنوں گا۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ اے اللہ میرا فلاں عزیز مر گیا ہے تو اُسے زندہ کر دے تو یہ دعا قرآن کے خلاف ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہے جب اُس نے قرآن کی ہی نہیں مانی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہیں مانی تو خدا اُس کی بات کیوں مان لے۔ پس فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ تمہیں چاہیئے کہ تم میری باتیں مانو۔ اور مجھ پر یقین رکھو اگر تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے تو میں تمہاری دعا کیسے سُن سکتا ہوں۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۴۰۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے مخیر دوست تاریخ احمدیت کے سیٹ لائبریریوں میں رکھوائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خواہش

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تاریخ احمدیت جلد چہارم کی طباعت پر تحریر فرمایا تھا کہ جماعت کا ہر فرد تاریخ احمدیت کو خود بھی پڑھے اور دوسروں کو بھی پڑھائے۔ اسی طرح حضور نے فرمایا تھا کہ میں تو یہ بھی تحریک کروں گا کہ جماعت کے وہ مخیر اور مخلص دوست جو سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ ہی نمایاں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ تاریخ احمدیت کے مکمل سیٹ اپنی طرف سے پاکستان اور ہندوستان کی تمام مشہور لائبریریوں میں رکھوا دیں تا اس صدقہ جاریہ کا ثواب انہیں قیامت تک ملتا رہے۔ اور وہ اور ان کی نسلیں اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی وارث ہوتی رہیں۔

تاریخ احمدیت کے سیٹ لائبریریوں میں رکھوانا اس وقت کی بہت اہم ضرورت ہے اور مختلف لائبریریوں کی طرف سے ہمیں وقتاً فوقتاً ایسے خطوط ملتے رہتے ہیں جن میں وہ کتب بھجوانے کا تقاضا کرتے ہیں۔

میں ان تمام احباب سے جن کو اللہ تعالےٰ نے اتنی مالی وسعت دی ہے کہ وہ سیدنا مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے تاریخ کے سیٹ لائبریریوں میں رکھوا سکیں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ ہمیں ایک صد روپیہ بھجوا دیں۔ ہم ان کی طرف سے کسی لائبریری میں تاریخ کا سیٹ بھجوا دیں گے۔ اور اگر وہ خود کسی خاص لائبریری میں رکھوانا چاہیں تو اس کا نام لکھدیں اس لائبریری میں ان کی طرف سے ایک سیٹ رکھوا دیا جائے گا۔

(ابو المنیر نور الحق مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

ربوہ ۷ امان۔ مکرم میاں نور حسین صاحب محلہ دار الصدر شرقی آج شب پونے بارہ بجے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم بھوجے چک پور ضلع گجرات کے رہنے والے تھے ۱۹۲۴ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۳ء کے اوائل تک سلانوالی میں مقیم رہے اور اس کے بعد ربوہ منتقل ہو گئے۔ گزشتہ بیس بائیس روز سے بعض عوارض کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ لیکن وفات سے قبل تین چار روز سے صحت بظاہر اچھی تھی۔ حضور کے ارشاد کے مطابق نماز جنازہ ۷۱/۳/۸ کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد قبر پر دعا بھی صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی کرائی۔

آپ نے اپنے پیچھے ۶ لڑکے اور دو لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑے ہیں۔ بڑے دونوں لڑکے رشید احمد صاحب اور حمید احمد صاحب علی الترتیب کلرک امور عامہ اور انسپکٹر بیت المال کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ چار لڑکے اور ایک لڑکی ابھی کم سن اور غیر شادی شدہ ہیں دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بیوہ اور چھوٹے بچوں کا خود کفیل ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

محترم بابو محمد شفیع صاحب امامیہ کالونی لاہور سابق سیکرٹری مال لاہور بعارضہ فالج بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں شفائے کاملہ و عاجلہ کی درخواست ہے۔

(خواجہ محمد امین محمد نگر لاہور)

قائدین خدام الاحمدیہ سالانہ ۴۹-۵۰ کے بجٹ جلد مرکز کو بھجوائیں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)